رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح نے جمعہ کے خطبے میں فرمایا کہ میری طبیعت ابھی تک بدستور خراب ہے۔ روزانہ بخار ہوتا ہے اسوقت بھی حرارت ہے۔ اللہ تعالے حضور کو صحت عاجلہ و شفا کاملہ بخشے۔

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے ناظر تالیف و اشاعت کو سفر تبلیغ کی تیاری کا حکم ملا ہے۔ اور ان کی جگہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تالیف و اشاعت مقرر ہوگئے ہیں۔

جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور و جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کراچی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ ہمارے علماء کا ایک وفد مالیر کوٹلہ مباحثہ کے لئے گیا ہے اور امروز فردا واپس آنے والے ہیں۔

نامہ لنڈن

(از ۱۰ فروری لغایت ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء)

اللہ تعالٰی کے فضل سے لنڈن مشن کا کام سعنطیوں ترقی پر ہے اور عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ اسلام کا کام سٹار سٹریٹ اور پٹنی والے مکان دونوں جگہوں پر جاری رہا اور اتوار کو دونوں مکانوں پر لیکچر ہوئے پٹنی والے مکان میں ۳½ بجے شام سے لیکر ۵ بجے تک تقریریں ہوتی ہیں اور سٹار سٹریٹ والے مکان پر ۶½ سے لیکر ۸½ بجے تک چونکہ لنڈن بہت بڑا شہر ہے اس لئے ایک علاقہ کے لوگوں کے لئے دوسری جگہ جانے میں وقت اور روپیہ کا خاصہ خرچ ہوتا ہے یہ دونوں مکان ایک دوسرے سے قریباً ایک گھنٹہ کے ریلوے سفر پر واقعہ ہیں اور آنے جانے میں ایک روپیہ چار آنہ خرچ ہوتا ہے اسلئے مصلحتاً دونوں مرکزوں کو قائم رکھا گیا ہے

ملاقاتیں

اس عرصہ میں مختلف لوگوں سے ملاقاتیں کی گئیں اور تبلیغ کی گئی۔ ہندوستانی امراء جو یہاں آئے ہوئے تھے ان سب نے یہی عذر کیا کہ آپ لوگ فرقہ بندی کر رہے ہیں میں نے ان کو دو جواب دیئے اول یہ کہ فرقہ بندی اسلام میں احمدیہ جماعت سے پہلے موجود تھی اسلئے یہ الزام تمام اُن اسلامی جماعتوں پر لگتا ہے جو احمدیہ سلسلہ سے پہلے موجود تھے دوسرا جواب یہ تھا کہ اصل مصیبت جو اسلام اور مسلمانوں پر ہے وہ فرقہ بندی کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک عالمگیر سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے ہے جو ہر ایک اسلامی فرقہ میں پائی جاتی ہے۔ یہ مصیبت اسلئے نہیں کہ لوگ سُنی یا شیعہ یا وہابی ہیں بلکہ اسلئے ہے کہ سُنی سُنی نہیں رہے اور شیعہ لوگ شیعیت سے دور چلے گئے اور وہابی فرقہ کے لوگ وہابیت سے غافل ہیں ایمان چونکہ زندہ ایمان نہیں ہے اسلئے تبلیغ اسلام کے لئے بھی دل میں تڑپ نہیں رہی

عیسائیوں میں بھی فرقے ہیں لیکن اس فرقہ بندی نے عیسائیت کے تبلیغی جوش کو زیادہ کر دیا ہے نہ کہ کم اور اگر جماعت احمدیہ کو علیحدہ کر دیا جائے تو دنیا کے تمام مسلمان ملکر اشاعت اسلام کے لئے اتنا بھی نہیں کر رہے جتنا کہ عیسائیوں کا ہر ایک فرقہ علیحدہ علیحدہ کر رہا ہے۔

اس کے علاوہ ترکوں کے وفد کے ممبروں سے ملکر گفتگو کی گئی اور ان میں لٹریچر تقسیم کیا گیا ان میں سے اکثر لوگ احمدیہ جماعت سے اچھی طرح واقف ہیں اس کا ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ بعض لوگ ہندوستان میں کہا کرتے ہیں کہ ترکوں کو حضرت صاحب کی بعثت کا علم نہیں اسلئے وہ لوگ ابھی تک معذور ہیں۔

نئے ممبر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ لندن میں تین نئے ممبروں کا اضافہ ہوا ان میں برادرم کیل قابل ذکر ہیں ہوشیار۔ ذہین۔ تعلیم یافتہ آئرلینڈ کے باشندے ہیں اور آجکل مانچسٹر میں رہتے ہیں فوجی ملازمت میں دیر تک ہندوستان رہے ہیں اور اردو اچھی طرح بول سکتے ہیں۔ مسٹر ابراہیم کپا کا حبشی النسل سالٹ پانڈ کے باشندے ہیں اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور تمام یورپ اور امریکہ کا سیر کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک نیک فال ہے کہ برادرم عبدالرحیم نیر صاحب کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہاں کا ایک تعلیم یافتہ باشندہ احمدیت میں داخل ہوا یہ صاحب قریباً ایک مہینہ گذرا ہے کہ امریکہ سے تشریف لائے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ امریکہ میں ایک گروہ حبشی اسلام لانے کیلئے تیار ہے ان لوگوں میں قومی جوش بہت ہے عیسائیت کی منافقت ان لوگوں پر پوری طرح واضح ہو چکی ہے لہٰذا ان لوگوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اسلام کو مطالعہ کر کے مسلمان ہو جائیں اور وہ مذہب اختیار کریں جو ان کے بھائی ہندوں کا مذہب ہے ابراہیم کپا کا نے جو حالات بیان کئے ہیں اس کی تصدیق امریکہ کے ان رسالوں کے مطالعہ سے ہوتی ہے جو وہاں کے حبشی لوگ شائع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ دن قریب ہے کہ جب یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ ہم آنکھوں سے دیکھیں۔ حضرت مفتی صاحب جواب امریکہ میں ہیں اگر ان لوگوں کی طرف توجہ کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ اکثر امریکن حبشی لوگ ایمان لے آویں۔

خطوط

ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر کا سیرالیون سے خط ملا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ اب تک سالٹ پونڈ پہنچ چکے ہونگے۔ سیرالیون میں ہمارے پرانے دوستوں میں سے خیر الدین صاحب ہیں جو ایک تعلیم یافتہ نوجوان اور فری ٹاؤن کے معزز باشندوں میں سے ہیں میرے ساتھ ان کی قریباً ۸ سال سے خط و کتابت ہے قاضی عبداللہ صاحب اور مفتی صاحب سے بھی ان کی خط و کتابت رہی ہے اسکے علاوہ یہ صاحب ہمارا لٹریچر بھی اچھی طرح پڑھ چکے ہیں اور اندرونی اختلافات سے بھی اچھے واقف ہیں اب تک بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے ان کو خیال تھا کہ احمدی جماعت نے کوئی نئی طرز کی نماز اور روزہ وغیرہ بنایا ہے ماسٹر صاحب کے وہاں جانے اور لیکچر وغیرہ دینے سے ان کو یقین ہو گیا ہے کہ احمدی جماعت نے کوئی بدعت جاری نہیں کی اسلئے بڑے جوش سے اپنے دوستوں میں احمدیت کی تبلیغ کرنی شروع کر دی ہے اور مجھے خط لکھا ہے کہ مبلغ کے لئے قادیان میں تار دوں چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق کل تار دیدی گئی حضرت مفتی صاحب کی طرف سے متواتر کامیابی اور خوشی کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ حاجی صوفی حسن موسیٰ خان جو آسٹریلیا میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں دائم المریض ہونیکی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں احباب ان کے لئے دعا کریں یہاں تمام احباب خیریت سے ہیں اور ان میں سے ہر ایک صاحب اپنے رنگ میں میری مدد کر رہا ہے عزیز علی محمد صاحب خلف الرشید سیٹھ عبداللہ الدین صاحب اور شیخ احمد اللہ صاحب کے گذشتہ ہفتہ یہاں خیریت سے پہنچ جانے سے میرا بازو اور بھی مضبوط ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر دے لیکچروں کا سلسلہ متواتر جاری ہے والسلام (فتح محمد سیال)

اخبار احمدیہ

افسر ڈاک کی تبدیلی

مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے موجودہ افسر ڈاک کو چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کی جگہ ولایت بھیجنے کا حضرت صاحب نے ارادہ فرمایا ہے اسلئے ان کو اس تیاری کیلئے فارغ کر دیا گیا ہے اور انکی جگہ ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کو قائم مقام افسر ڈاک مقرر کیا گیا ہے خط و کتابت متعلقہ ڈاک حضرت صاحب مولوی رحیم بخش صاحب کے نام احباب نہ بھیجیں

بغداد میں انجمن احمدیہ

کل احمدی احباب کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے جو کہ بغداد یا اس کے قرب و جوار میں مقیم ہیں کہ بغداد میں انجمن احمدیہ باضابطہ قائم ہو گئی ہے اور اس کے حسب ذیل ممبر تجویز ہوئے منشی عبدالرحیم صاحب کلرک دفتر سول ٹرانسپورٹ بغداد امیر جماعت منشی برکت علی صاحب سب اوورسیر ڈی ڈبلیو۔ او۔ ٹدکس سہادی بغداد منشی جعفر صادق کلرک ڈی۔ ٹی۔ ایس آفس بغداد ویسٹ محاسب۔ اسواسطے ہر ایک بھائی کو چاہیئے کہ یا تو بذریعہ خط اپنے پتہ سے اطلاع دیں اور یا خود تشریف لاکر مندرجہ بالا احباب سے ملاقات کریں اور باضابطہ انجمن میں شامل ہوں اور ہر ایک قسم کی چندہ کی ادائیگی ضابطہ کے ماتحت کسی نہ کسی انجمن کی معرفت ہونی چاہیئے اسواسطے نہایت ضروری ہے کہ ہر ایک صاحب جو کہ بغداد کے قرب و جوار میں مقیم ہیں انجمن احمدیہ بغداد کی معرفت چندہ وغیرہ ارسال فرمایا کریں علیحدہ علیحدہ چندہ ارسال کرنیوالے احباب تک دیگر تحریکات باآسانی نہیں پہنچ سکتیں۔ احباب مہربانی فرما کر اپنے اپنے پتہ و نشان سے مندرجہ بالا احباب میں سے کسی ایک کو اطلاع دیویں والسلام

کمترین ڈاکٹر وارث علی

دھوکہ سے بچو

جناب حامد حسین خان صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے پاس ایک کارڈ پہنچا جس کے بھیجنے والے کا یہ نام لکھا ہے پیرزادہ حاجی سید محمد مکان نمبر ۱۱۶ محلہ الظاہر پور مقام پہانی ضلع ہردوئی صوبہ اودھ" جب قبلہ جناب مولوی انوار حسین خان صاحب کے ذریعہ تحقیقات کرائی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص اس قسم کی تحریرات بھیجنے کا عادی ہے جس میں اپنا حال زار بتا کر اظہار احمدیت کے بہانے سے امداد نقد کی طلبی ہوتی ہے اسلئے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ جب تک ذاتی طور سے کسی شخص کے واقف نہ ہوں اس قسم کے خطوط ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا کریں ممکن ہے اسکے بعد کسی اور نام دینے سے مغالطہ میں ڈالا جائے

درخواست دعا

عبدالکریم صاحب جو کلکتہ میں موٹر کا کام سیکھنے کے لئے وارد ہیں احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں (۲) محمد اسحاق احمدی بانڈر پلیڈر خلف لاہور لائسنس کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا۔

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۸ اپریل ۱۹۲۱ء

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی

حق پسند اصحاب کیلئے فائدہ اٹھانے کا موقع

افریقہ میں چار ہزار احمدی

یوں تو ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہوتا ہے - خداتعالیٰ کی قدرت ثانی اور حضرت مسیح موعود کی فتح یابی کا ایک نشان ہوتا ہے - کیونکہ وہ ان تمام بندشوں کو توڑ کر اور ان سب روکاوٹوں کو عبور کرکے آتا ہے - جو دنیا کے کیڑوں اور راستی سے بیزار کرنے والوں کی طرف سے اس کے سامنے ڈالی جاتی ہیں اور اس طرح وہ ثابت کرتا ہے - کہ حضرت مسیح موعود کی قوت قدسی کے آگے ساری دنیا کے مخالفین کی طاقتیں ہیچ ہیں - لیکن اب وہ وقت آگیا ہے - کہ خداتعالیٰ فوج در فوج صداقت اور روشنی کے اس جھنڈے کے نیچے لا رہا ہے - جو حضرت مسیح موعود نے بلند کیا - اور گروہ کے گروہ اس دین میں داخل کر رہا ہے - جس کو قائم کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا -

ناظرین کرام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ اعلان پڑھ چکے ہونگے - جو حضور نے افریقہ میں چار ہزار اشخاص کے احمدی ہونے کے متعلق ارقام فرمایا ہے - یہ اعلان یہ خوشخبری یہ نوید مسرت ایسی ہے - کہ ہماری جماعت اسکے متعلق جس قدر بھی خداتعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرے کم ہے - اور جس قدر بھی سجدات شکر بجالائے تھوڑے ہیں - یہ اتنی بڑی فتح اور اتنی بڑی کامیابی ہماری کسی کوشش اور سعی کا نتیجہ نہیں - ہم اپنی طاقت اور قوت سے اپنی کوشش اور سعی سے خوب واقف ہیں - اور اچھی طرح جانتے ہیں - کہ اس کی کیا حقیقت ہے پھر خداتعالیٰ کا یہ فضل یہ کرم محض اس کی بندہ نوازی نہیں تو اور کیا ہے - پس اس موقع پر ہم جس قدر بھی خداتعالیٰ کی تحمید و تقدیس کر سکیں - کرنی چاہیئے -

لیکن یہ موقع ان لوگوں کے لئے بھی حق و باطل میں امتیاز کرنے کے نہایت مناسب اور موزوں ہے - جو تاحال سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے -

حضرت مرزا صاحب کا الہام ہے - اذا جاء نصر اللہ والفتح ورائیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً - جس سے ظاہر ہے - کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت خداتعالیٰ کا یہ کلام پورا ہوا تھا - اسی طرح اب حضرت مسیح موعود کے وقت بھی پورا ہوگا اور فوجوں کی فوجیں خدا کے دین میں داخل ہونگی - اور یہ چار ہزار افراد کا یکدم داخل سلسلہ ہونا اسی الہام اور اسی پیشگوئی کے ماتحت ہے - اور اسی کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت ہے *

وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کے بے شمار نشانات کے ہوتے ہوئے پھر بھی کوئی خاص نشان دیکھنے کا مطالبہ کیا کرتے ہیں - ان کا مطالبہ اگر نیک نیتی اور حق کو پانے کے لئے ہوتا ہے - تو وہ اس تازہ نشان پر غور کریں - اور دیکھیں - کہ حضرت مرزا صاحب کا مذکورہ بالا الہام کس صفائی کے ساتھ پورا ہو رہا ہے - اور وہ خدا جس کی طرف سے مبعوث ہونے کا حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ کیا - آپ کی کیسی مدد اور نصرت فرما رہا ہے - اور ایسی حالت میں فرما رہا ہے - جبکہ دنیا میں آپ کی مخالفت کا ایک طوفان اٹھا ہوا ہے - اگر آپ کے خلاف آواز اٹھانیوالا کوئی نہ ہوتا اگر آپ کے راستہ میں روکاوٹ ڈالنے کی کوئی کوشش نہ کرتا اگر آپ کی طرف آنے والوں کو کوئی نہ روکتا - تو اور بات تھی لیکن اب جبکہ ساری دنیا اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ اس دین کو مٹانے کے درپے ہے - جسے قائم کرنے کے لئے حضرت مرزا صاحب آئے تھے - حتیٰ کہ مسلمان کہلانے والے اور اسلام کا دعویٰ کرنیوالے بھی اپنی ساری قوت اور پورا زور آپ کے خلاف لگا رہے ہیں ایسی حالت میں تو اگر دو کے کا قبول کر لینا بھی آپ کی صداقت کا نشان ہے - مگر اب تو خداتعالیٰ یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ دکھا رہا ہے - اس سے بڑھ کر اور کونسا نشان ہو سکتا ہے - پس وہ لوگ جو حق کے طالب اور راستی کے جویاں ہیں - انہیں ایسی باتوں سے قطع نظر کرکے جو علیہم شر من تحت ادیم السماء کی بیہودہ سرائیوں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہیں - اور جنہیں وہ مکر و فریب اور تلبیس و خدعہ سے اسقدر پیچیدہ بنا دینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں - کہ انہیں حقیقی اور اصلی رنگ میں نہ دیکھ سکیں - اس بات پر غور کرنا چاہیئے - کہ اگر حضرت مرزا صاحب خداتعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں - اگر آپ خدا کے برگزیدہ اور راستباز نہیں ہیں - بلکہ ایسے ہیں - جیسے مخالفین کہتے ہیں - تو پھر خداتعالیٰ کیوں آپ کے سلسلہ کو دن بدن ترقی دے رہا ہے - اور آپ کے جھنڈے کے نیچے فوجوں کی فوجیں لا رہا ہے *

خداتعالیٰ کی یہ نصرت اور یہ تائید ثبوت ہے - اس امر کا کہ حضرت مسیح موعود خداتعالیٰ کے برگزیدہ اور اسی کے بھیجے ہوئے ہیں - اور خدا ہی آپ کے سلسلہ کی مدد کر رہا ہے - اور یہ اتنی موٹی بات ہے - کہ ہر ایک شخص اس کو باسانی سمجھ سکتا ہے - اگر ہمارے پاس ظاہری ساز و سامان ہوں - دنیاوی طاقت اور شوکت ہو - دولت اور مال ہو - تو کوئی کہہ سکتا تھا - کہ یہ چیزیں لوگوں کو احمدیت کی طرف کھینچ کر لا رہی ہیں - لیکن اس بات کا تو ہمارے دشمنوں کو بھی اقرار ہے - کہ ان مرغوبات دنیا میں سے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے - اور اس بات کو وہ بڑے زور شور کے ساتھ ہمارے خلاف پیش کرتے - اور معترض ہوتے ہیں - کہ ہم ایسے کمزور - ناتوان اور اسقدر دنیاوی عیش و عشرت کے سامان سے تہیدست ہیں - یہ سب کچھ ٹھیک - مگر کوئی اتنا تو بتلائے - کہ ہماری اس کمزوری اور ناتوانی - اس بیکسی اور بے سروسامانی کے باوجود یہ کامرانی اور کامیابی کیوں؟ کیا اس کی وجہ سوائے اسکے کوئی اور ہو سکتی ہے - کہ وہ خدا جو تمام طاقتوروں سے زیادہ طاقتور - اور وہ خدا جو تمام

سامانوں کا خالق ہے۔ اس کی مدد اور تائید ہمارے ساتھ شامل ہے۔ اور اس کے ذریعہ ہم کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ یہی اور صرف یہی وجہ ہے۔ ہماری کامیابی کی۔ دشمن ہماری کمزوری اور بے سروسامانی پر ہنسی اُڑاتا۔ اور اس طرح اپنے خیال میں ہم پر بہت بڑا اعتراض کرتا ہے مگر ہم کہتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ کوئی شرم کی بات نہیں اور ہم خود اس کا اقرار کرتے ہیں۔ ہاں اس کے ساتھ ہی مخالفین کو یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی اس تائید اور نصرت کو بھی دیکھو جو ہمارے شامل حال ہے۔ ہم دنیا کی تمام شوکتوں اور عظمتوں کو اس کمزوری اور ناتوانی کے مقابلہ میں اور سارے جہان کی دولت اور مال کو اس غربت اور افلاس پر ترجیح دیتے ہیں۔ جو خدا کے فضل و رحم اور اسکی بندہ نوازی کو جذب کرنے کا ذریعہ بن رہی ہے۔ کاش! ہمارے مخالفین بھی اس پر غور کریں اور فائدہ اُٹھائیں ؞

اس مضمون میں ہم نے افریقہ میں ایک کثیر جماعت کے حق قبول کرنے پر حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی یدخلون فی دین اللّٰہ افواجاً کا جو عظیم الشان ثبوت ملا ہے۔ اس کی طرف مخالفین کو توجہ دلائی ہے۔ آئندہ انشاء اللّٰہ یہ بتلائینگے۔ کہ اس اتنے بڑے نشان کے ظاہر ہونے پر ہماری جماعت کے فرائض میں کس قدر اضافہ ہو گیا ہے۔ اور اسے اپنے فرائض کو ادا کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے ؞

چار ہزار نو احمدی

اخبار وکیل اپنے ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت لکھتا ہے:۔

"مسیحی پادری افریقہ میں اسلام کی رفتار ترقی کے متعلق غلط بیانات شایع کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ ظاہر کرتے رہے ہیں۔ کہ افریقہ کے لوگ جوق در جوق مسلمان ہو رہے ہیں۔ لیکن قادیان کے ایک اشتہار میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ سب بیانات غلط ہیں۔ یوگنڈا کے اکثر لوگ مسیحی ہو چکے ہیں۔ اور تمام نواب سوائے ایک کے مسیحیت اختیار کر چکے ہیں۔ مغربی افریقہ میں ۱۹۰۱ء میں ۵۳ فیصدی مسلمان تھے ۱۹۱۰ء میں کل ۴۹ فیصدی رہ گئے۔ گویا دس سال کے وقفہ میں مسلمان آبادی کا دسواں حصہ مسیحی ہو گیا۔ جس ملک کی آبادی صرف ۳۰ لاکھ ہو۔ اس کا اس حساب سے مذہب عیسائی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے چلے جانا ایک خطرناک حقیقت ہے لیکن افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے نہ تو اصلیت کے دریافت کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور نہ تبلیغ و حفاظت اسلام کے لئے کچھ کیا گیا۔ اب اشتہار مذکورہ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ماسٹر عبد الرحیم کی سعی مرفورسے وہاں چار ہزار غیر مسلم احمدی ہو گئے ہیں

ہم کو اُمید ہے۔ کہ دور اندیشی و دانش مندی رفتہ رفتہ اختلافات باہمی کو مٹا دیگی۔ اور یہ چار ہزار احمدی کسی زمانہ میں اسبات پر فخر کر سکیں گے۔ کہ وہ فرقہ بندیوں کی اُلجھنوں سے نکل کر نرے تُرے مسلم بن گئے ہیں۔ اور احمدی و غیر احمدی کی تمیز ان میں نہیں رہی۔

اہل قادیان کا ذوق و شوق تبلیغ لائق داد و قابل تحسین ہے"

خط کشیدہ الفاظ میں "وکیل" نے جو اُمید ظاہر کی ہے سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ کس بناء پر ہے۔ یہ چار ہزار وہ لوگ ہیں۔ جو پہلے "نرے تُرے مسلم" تھے۔ اور پھر عیسائیت کے پنجہ میں گرفتار ہو گئے تھے۔ جہاں سے "احمدیت" نے انہیں نکالا ہے۔ اور "احمدی" بن کر وہ اس قابل ہوئے ہیں کہ عیسائیت کے جوئے کو اپنی گردن سے اتار سکیں۔ اب کیا وکیل یہ امید رکھتا ہے۔ کہ وہ پھر اسی قسم کے "مسلم" بن جائینگے۔ جن کو عیسائیت ہڑپ کر گئی تھی۔ "وکیل" کی یہ اُمید بالکل بے جا ہے۔ اسے ہرگز یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اسلام جو عیسائیت کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ اور جس کا تلخ تجربہ ان لوگوں کو ہو چکا ہے۔ پھر اسی کو اپنی جائے پناہ قرار دینگے۔ بلکہ وہ خدا کے فضل سے اسی اسلام کے نام لیوا ہونگے۔ جو احمدیت پیش کرتی ہے۔ اور جس کا امتیاز احمدی اور غیر احمدی کہلانے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اس اسلام کا کافی تجربہ کر چکے ہیں۔ جو احمدیت کے سوا اس زمانہ میں پیش کیا جاتا ہے مگر وہ ان کی تسلی کا باعث نہ ہو سکا۔ اگر ان دلیکر وہ عیسائیت کا مقابلہ کر سکتے۔ تو پہلے ہی اس سے دست بردار کیوں ہوتے۔ اور کیوں عیسائیت کے سامنے ہتھیار ڈالکر سر تسلیم خم کر بیٹھتے ؞

مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے گھر میں عبرتناک واقع

مولوی عطاء اللّٰہ امرتسری کو گرفتار کر کے زیر دفعہ ۱۲۴ الف (بغاوت) سرکار کی طرف سے جو مقدمہ چلایا گیا ہے اسمیں ۲۔ اپریل ۱۹۲۱ء کو ایک شخص مسٹر عبد اللّٰہ فوق نے شہادت دیتے ہوئے بیان کیا۔ کہ مولوی عطاء اللّٰہ نے اپنی تقریر میں (جس کی بناء پر مقدمہ چلایا گیا) مشنری لیڈیوں کے متعلق یہ بتاتے ہوئے کہ ان کی وجہ سے مسلمان لڑکیوں پر ایسا اثر پڑتا ہے۔ کہ وہ اوروں کے ساتھ بھاگ جاتی ہیں۔ "مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی بھتیجی کا ذکر کیا۔ کہ وہ ایک شخص کے ساتھ بھاگ گئی تھی"۔ (وکیل ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء)

جن دنوں یہ واقعہ ہوا تھا۔ اور اس کی اطلاع ہمیں ملی تھی انہی دنوں ہم نے مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دریافت کیا تھا۔ کہ کیا یہ صحیح ہے۔ لیکن انہوں نے ہمیں اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اب جبکہ مولوی عطاء اللّٰہ نے اسکی تصدیق کر دی ہے۔ تو اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہ گیا۔ اور جب تک مولوی ابراہیم ہی اسکی تردید نہ کریں اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

جب ہمیں مذکورہ بالا واقع کا علم ہوا تھا۔ اسی وقت یہ بھی معلوم ہوا تھا۔ کہ عدالت نے ضمانت لیکر ایک مقررہ تاریخ تک لڑکی کو مولوی ابراہیم کے حوالہ کر دیا تھا۔ کہ وہ اُسے سمجھا بجھا لیں۔ اور اس کے شکوک رفع کر کے اُسے عیسائی ہونے سے بچا لیں۔ لیکن مقررہ تاریخ پر لڑکی نے عدالت میں پہنچ کر کہدیا کہ چونکہ اس کے اعتراضات کا اسے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ اسلئے وہ عیسائی ہونے سے باز نہیں رہ سکتی۔ اور برقعہ اُتار کر مولوی صاحب کے حوالہ کر دیا ؞

اس اندوہگین واقع کو مد نظر رکھکر جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ مولوی ابراہیم وہ شخص ہے۔ جو حضرت مسیح کو آسمان پر زندہ چڑھانے کے لئے بڑا زور لگایا کرتا ہے۔ چنانچہ غیر احمدیوں کے جلسہ میں جس کا گذشتہ نمبروں میں مفصل ذکر ہو چکا ہے۔ اس نے اسی بات پر زور دیا۔ تو اس واقعہ کا

ذمہ دار مشنری لیڈروں سے بڑھکر اس کو قرار دینا پڑتا ہے اور بصورت صحت تو اگر کہا جا سکتا ہے کہ یہ اس جرم کی عبرتناک سزا ہے۔ جس کا ارتکاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زمین میں مدفون سمجھنے اور حضرت عیسےٰ کو زندہ آسمان پر قرار دینے سے کیا جاتا ہے۔ مسلمان کہلانے والوں کے اسی عقیدہ نے بہت سوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے عیسائیت کی گود میں دے دیا۔ مگر وہ پھر بھی باز نہ آئے۔ اب خدا ان کے گھروں میں ایسے عبرتناک واقعات رونما کر رہا ہے اب بھی اگر وہ باز نہ آئیں۔ تو ان کی مرضی ؛

وفات مسیح پر مباحثہ کا چیلنج

مولوی ثناء اللہ کی افتراپردازی

مولوی ثناء اللہ کا ہم بارہا تجربہ کیا ہے کہ وہ ہمیشہ صحیح واقعات سے چشم پوشی کرتا اور منگھڑت واقعات سے اپنی مطلب برآری کرتا اور سچوں کو جھوٹا ٹھہرانے کی ذلیل کوشش کرتا رہتا ہے۔

اصحاب الفیل ارض حرم میں آئے۔ اور ذلیل ہو کر چلے گئے ان تیر اندازوں میں سے ایک مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے یہ تیر پھینکا۔ کہ اس سے وفات مسیح پر مباحثہ کیا جائے۔ جب اس نے چیلنج دیا۔ تو اول انجمن والوں نے اس چیلنج کو واپس لے لیا۔ اور مولوی ثناء اللہ نے جلسہ گاہ ہی میں مولوی ابراہیم کی طرف سے کھڑے ہو کر نہ صرف اس چیلنج کو واپس لیا۔ بلکہ وہیں دفن بھی کر دیا۔ اور ہم لوگوں نے حکام سے اجازت چاہی۔ کہ ہم اس کا جواب دیں۔ مگر انھوں نے کہا۔ کہ ہم مولوی ابراہیم کی زبان سے ہی یہ چیلنج واپس کرائینگے لیکن ۱۹ تاریخ کو مولوی ابراہیم نے چیلنج دیا۔ اور ۲۰ مارچ کو ہماری طرف سے چیلنج کی منظوری کا اشتہار بعنوان "مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور دیگر علماء کا چیلنج مباحثہ منظور" شائع ہو گیا۔ اور اسی دن ان مولوی صاحبوں کو دیدیا گیا۔ یہ اشتہار ۳۱ مارچ ۱۹۳۱ء کے الفضل کے صفحہ ۸ پر شائع ہو چکا ہے۔

مگر مولوی ثناء اللہ کی بے ایمانی اور دروغ بافی تھی اور افتراپردازی دیکھنے کے قابل ہے کہ ۸۔ اپریل کے پرچہ اہلحدیث میں مولوی ابراہیم کے مضمون کے نیچے ایڈیٹوریل لکھتا ہے کہ:۔

"یہ مسئلہ وفات مسیح پر مرزائیوں کو بہت ناز ہے ادہر سے اسے بے مطلب اور بے تعلق جا کر طرح دیجاتی تھی۔ مگر قادیان میں اس کی بابت اعلان کیا گیا کہ قادیان کے جلسہ میں تو افسران مقررہ کی اجازت نہیں۔ بٹالہ میں چلکر اسی مسئلہ پر بحث کر لیں۔ اہل بٹالہ نے بڑے زور سے چیلنج دیا۔ لیکن مرزائیوں کی طرف سے قبولیت نہ ہوئی۔ اب آئندہ ان کا کوئی حق نہ ہوگا۔ کہ اس مسئلہ پر بحث کرنے کی خواہش کریں"

کیا اس سے بڑھکر ثناء اللہ کے یہودی ہونے کا کوئی اور ثبوت ہو سکتا ہے۔ ہماری طرف سے منظوری کا اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ جو قادیان ہی میں ان کو دیا گیا۔ اور پھر اخبار میں درج ہو چکا۔ مگر ڈھٹائی یہ کہ ایک ہفتہ ہمارے اشتہار کے اخبار میں شائع ہونے کے بعد کہتا ہے کہ انھوں نے جواب نہ دیا۔ ہمارا اعلان موجود ہے۔ کیا ثناء اللہ اب بحث کرنے کو تیار ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

(۶۔ اپریل ۱۹۳۱ء۔ بعد نماز عصر)

قربانی کی سپرٹ

حضور نے شیخ عبد الرحمن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ ہمارے طالب علموں میں یہ روح پیدا کرنی چاہیئے کہ وہ دین کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کریں۔ اور دنیاکی وجاہت کا خیال نہ کریں ؛

پھر فرمایا۔ کہ ہمارے مبلغین جس ملک کا بھی لباس پہنیں وہ ان کے لئے جائز ہے۔ کیونکہ تمام دنیا میں اسلام آنے کے لئے ہر جگہ کا جو لباس ہے۔ وہ اسلام کا لباس ہے اگر فقیرانہ لباس پہنیں۔ جیسا کہ صوفیاء نے پہننا شروع کیا تھا تو وہ اپنا کام خوب کر سکتے ہیں ؛

ہمارے مبلغوں کا لباس

پھر فرمایا۔ کہ اب ہمیں اس قسم کے لوگوں کی بکثرت ضرورت ہے۔ جو کم سے کم گذارہ پر درویشانہ زندگی بسر کر کے دین کی خدمت کریں۔ اور وہ خرچ بھی آپ ہی بہم پہنچائیں ؛

احمدی نوجوانوں کیلئے قربانی کا نمونہ

اسی ضمن میں حضور نے مدرسہ احمدیہ کے سابق طالب علم میاں کرم دین کا ذکر کیا۔ یہ نوجوان ابھی اٹھارہ ۱۸ انیس ۱۹ سال کی عمر کا ہے۔ اس نے جو قربانی کی ہے۔ اس کے متعلق فرمایا کہ:۔

اس نے ہمارے نوجوانوں کے سامنے بہت بڑا نمونہ پیش کیا ہے۔ اور وہ ہمارے طالب علموں کے لئے بطل احمدی ہے (Karamuddin) اسکی شادی قریب تھی۔ اسنے گھر والوں کو خبر نہیں کی۔ مجھ سے بھی نہیں پوچھا۔ اس خیال سے کہ روک نہ دیں (اگرچہ یہ غلطی تھی کیونکہ امام سے پوچھنا ضروری ہوتا ہے) نہ خرچ کی فکر کی۔ بمبئی میں گیا اور وہاں جماعت کے لوگوں سے بھی نہیں ملا۔ بلکہ کوئی کام تلاش کرتا رہا۔ ادھر گھر والے حیران کہ وہ کدھر گیا۔ آخر اسکو جہاز پر ملازمت مل گئی۔ اور وہ اس طرح وہاں لنڈن پہونچا۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب دیکھ کر حیران ہوئے اور پوچھا کہ تو کہاں۔ نہیں معلوم۔ اس نے کس تکلیف سے یہ سفر ختم کیا ہوگا۔ مگر یہ ایک بڑی قربانی ہے۔ اب وہ مبلغین کی خدمت کرتا۔ اور مسجد میں پانچ وقت اذان کہتا۔ اور مفت کام کرتا ہے۔ کسی کام سے اسکو عار نہیں۔ پھیری والے کا تو لائسنس مل گیا ہے۔ لکڑی کا کام سیکھتا ہے۔ اور مجھے اس نے لکھا ہے۔ کہ میں یہاں کچھ عرصہ کے بعد جاپان چلا جاؤنگا۔ کیونکہ ہمارا کوئی مبلغ ابھی تک وہاں نہیں گیا ؛

چونکہ وہ اذان بلند آواز سے کہتا ہے۔ ایک عورت دوڑتی ہوئی آئی۔ کہ یہ شور خلاف قانون ہے۔ اس نے کہا میں تو شور نہیں مچاتا۔ اس نے کہا کہ یہ پانچ وقت جو شور مچاتا ہے۔ اس کو قید ہو جائیگا۔ اس نے کہا کہ میں لوگوں کو ایک خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ اور اگر میں جیل میں چلا گیا۔ وہاں بھی اذان کہونگا۔ ایک دفعہ ریل میں جا رہا تھا۔ کہ اس کی ڈاڑھی پر ایک انگریز ہنسا۔ اور دوسرے کو بھی دکھایا۔ اس نے کہا کہ میں کوئی عورت ہوں جو ڈاڑھی منڈاؤں۔ اس پر وہ انگریز دوسروں کا مضحکہ بن گیا اور عورتیں بھی اس پر ہنسنے لگیں۔ اس انگریز کو غصہ آیا اور اس نے کہا۔ کہ میں تجھ کو مار دوں۔ اس نے کہا [illegible] مسلمان ہوں ؛

نامہ نمبر ۲

تین مرد انگریز ۵ افریقی نو مسلم اور ایک انگریز افسر کا اسلام

(تختہ جہاز بیرو ٹو پر سے لکھا گیا)

لورپول سے سیرالیون

میں نے گذشتہ خط اور سفر مغربی افریقہ کا نامہ اوّل جہاز ایبی پر سے لکھا تھا خط لکھتے وقت میں اچھا تھا۔ مگر خلیج بسکے نے دوسرے دن بحر ظلمات کے خطرات کی یاد دلائی۔ اور مرض بحری نے کمزور تیر کو آ دبایا۔ ایک کمزوری اور بیزار بیماری مرض بحر کے ساتھ ہی دانتوں کو ہوا لگ گئی۔ اور بائیں جبڑے میں درد شدید ہوا۔ مگر چار روز کے بعد خدا کے فضل سے طبیعت بالکل اچھی ہو گئی۔ اور سیرالیون پہنچنے تک اللہ کی عنایت صحت لندن کی سی معلوم ہونے لگی۔ جہاز ایبی پر خدا کے فضل سے کام کا خوب موقع ملا۔ لٹریچر تقسیم کیا۔ مسافروں سے خوب تبادلہ خیالات ہوا۔ اور بہت لوگ دین حق کا پیغام سن کر اسلام کے ساتھ محبت و انس کے جذبات لیکر گئے۔

ہمدردان اور نو مسلمین

قریباً تین یورپین جن میں ایک باشندہ سکاٹ لینڈ اور باقی انگریز تھے۔ حلقہ احباب میں شامل رہے۔ اور مختلف امور پر ان سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا رہا۔ ان میں سے تین اس قدر قریب آگئے۔ کہ انہوں نے علمی نام لینے اور عربی ناموں سے پکارے جانے کی استدعا کی۔ ان ہمدردان اسلام کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

(۱) Sergent W. Habeeb Murrell سارجنٹ ڈبلیو حبیب مورل۔

(۲) Mr. S. Mahbub Raidshaw مسٹر ایس محبوب ایڈشا

(۳) Mr. A. Mahbb Foreman مسٹر محب فورمین

ان عزیزوں میں سے اوّل بالذکر بہت سعید الفطرت نوجوان ہے۔ اور اپنے دوستوں سے ڈارلنگ الاسلام میں کہنے لگا۔

I am no longer William Herbert Murrell. I have been now christened Habeeb. Call me by that name.

اب میں ولیم ہربرٹ مرل نہیں۔ اب میرا نام حبیب ہے مجھے اس نام سے پکارا کرو۔

احباب نمبر ۲ و ۳ کو اپنے دوست پر رشک ہوا۔ اور انہوں نے بھی مسلم نام لینے کی درخواست کی جو دے گئے اور انشاء اللہ انہیں ایک دن ہمدرد سے سچا ہمدرد اور حقیقی ہمدرد اسلام بننے کی توفیق ملیگی۔

ان کے علاوہ پانچ افریقی مسیحی بائبل کی پیشگوئیاں سن کر مسیح ثانی سے ملنے والے۔ روح حق مثیل موسیٰ اور مسیح محمدی پر ایمان لائے۔ ان کی درخواستہائے بیعت حضور خلافت مآب میں بھجوا دی ہیں۔ اُن کے اسماء حسب ذیل ہیں:

(۱) مسیحی نام John Meauley جان میکالے۔ اسلامی نام عبد الرحیم سکنہ سیرالیون (۲) مسیحی نام زید۔ ٹی۔ اوونز Zaedus. T. Owens اسلامی نام عبد الرحمن سکنہ باتھرسٹ گیمبیا (۳) مسیحی نام تام پیٹر Thom Peter اسلامی نام عبد اللہ سکنہ سیرالیون (۴) مسیحی نام ٹامس اسلامی نام عبد العزیز سیرالیون (۵) مسیحی نام جیک ٹامس Jack Thomas اسلامی نام عبد الحی سیرالیون

سیرالیون میں چار لیکچر مسلم بشپ

جہاز ایبی پر جو الڈر ڈیمپسٹر لائن کے بہترین جہازوں میں سے ایک ہے اگرچہ تار پیام رسانی موجود تھا اس خدمتگار مبلغ اسلام سے کام نے کر جہاں جا جانے حضرت امام المتقین کے حضور دعا کی درخواست بھیجی۔ وہاں ایک پیغام مسٹر خیر الدین افسر تعلیم مسلمانان سیرالیون کے نام بھی ارسال کر دیا۔ مسٹر موصوف نے اس پیغام کی حتی الوسع اشاعت کی۔ اور مختلف اقوام کے سردار و امام ایک درجن کی تعداد میں اپنے زرق برق کے لباس اور عبا و عمامے پہنے ایک وزنی نقری ڈھول گلے میں ڈالے ہوئے) اسٹیم لانچ میں تختہ جہاز پر اس غریب کے استقبال کے واسطے آگئے۔ علیکم سلیکم۔ اہلاً سہلاً مرحبا۔ یہ گفتگو عربی میں ہوئی اور الحمد للہ کہ تختہ جہاز پر سوڈانی و طرابلسی مسافروں کے ساتھ لسان قرآن میں گفتگو کا اتفاق ہونے کے باعث عربی میں کلام کرنے کی مشق ہو گئی تھی۔ اس لئے کوئی وقت پیش نہ آئی۔ اور خدا کے مسیح کا ایک نشان یہ بھی ہے۔ کہ وہ مختلف زبانوں میں کلام کرینگے۔ اس کے مطابق اس نے مجھے ایسی توفیق دی۔ کہ میں اسیر خود حیران تھا۔ کنارہ پر موٹریں موجود تھیں۔ انہیں سوار کرا جلوس نکال مجھے ایک خوبصورت مسجد میں پہنچایا گیا۔ جہاں ۱۵ ہزار مسلمانوں کے قائمقام موجود تھے۔ میں نے اپنے مشن کی اغراض زبان انگریزی میں بیان کیں۔ استقبال کا شکریہ ادا کیا۔ اور اخویم خیر الدین نے اس کا [illegible] انگریزی میں کبوتر انگریزی Pigeon English کہلاتی ہے۔ ترجمہ کرکے حاضرین کو میرا مطلب سمجھایا۔ اس کے جواب میں چیف النائبین بوڑھے خاص امام نے میری آمد کو رسول اللہ کے بعد مصلحین و مجددین کی آمد کے وعدے کے مطابق قرار دیکر میرا شکریہ ادا کیا۔ یہ ۱۹ فروری کی صبح تھی۔ ایک عالی شان انگریزی وضع کی خوابگاہ بنگلہ میں مجھے اوتارا گیا۔ اور ہر قسم کے آرام کا سامان بہم پہنچایا گیا۔ ۲۰ فروری کو تقریروں کا انتظام کیا گیا۔ اور اس کے لئے اطلاعات شائع کی گئیں۔ مساجد آراستہ کی گئیں۔ سرکاری اسلام مدارس میں جھنڈیاں وغیرہ لگا کر ان کو مزین کیا گیا۔ اور اپنے رنگ میں مسلمانوں نے اظہار خوشی کیا۔ پہلے ایک مسجد میں ۹ بجے پھر دوسرے مدرسہ میں ۲ بجے۔ پھر شام کو تیسرے مدرسہ میں ۸ بجے تین تقریریں کی گئیں۔ پہلے دو میں اخویم خیر الدین ترجمان رہے۔ اور مرد و عورتوں نے ادب و احترام و محبت سے ان تقاریر کو سنا۔ تقریر سے اوّل ایک نوجوان نے نہایت سریلی آواز سے نعتیہ اشعار عربی میں پڑھے۔ ہر چار اشعار کے بعد ایک مصرع سب حاضرین ایک آواز سے پڑھتے تھے۔ عجیب سماں تھا۔ ان مجالس میں رکشا کی سواری پر جانا ہوا۔ سرخ صبا والے امام رکشا کے آگے اور سفید عبا پوش لوگ رکشا کے پیچھے۔ نوجوان طلباء دو رویہ صف بستہ کھڑے نظر آتے تھے۔ میں نے اپنی

تقریر دل میں برابر مسیح پاک کی آمد کا ذکر کیا - اور آمنا کے سوا کوئی آواز مخالفت نہیں سُنی - مالکی امام کو علیحدہ تبلیغ کی اور اس نے اقرار ایمان کیا - شام کی تقریر مسیحی لوگوں کے لئے تھی - اور وہ توجہ سے سُنی گئی - چونکہ سیرالیون میں دو مسیحی کالج ہیں - دو بشپ رہتے ہیں - اور ۱۰۰ پادری قیام رکھتے ہیں - اسلئے مسیحی مجمع تعلیم یافتہ افریقیوں کا تھا - تقریر کے بعد سلسلہ سوالات و جوابات شروع ہوا - اور مسلمان خوش مسیحی متفکر نظر آئے ÷

۱۲ فروری صبح کو حکام سے ملاقات کر کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کی طرف سرکار کو توجہ دلائی - اور میں خوشی سے اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ حکام بالادست نے میری حوصلہ افزائی کی - خدا کی قدرت کہ قادیان کے مدرسہ کا دینکا مدرسہ " اور اب عبد الرحیم یہاں مسلم اشپ کے نام سے مشہور ہوا - کیا یہ شان محمود نہیں کہ چھوٹے بڑے کر دیئے گئے - الحمد للہ ثم الحمد للہ ÷

سیرالیون سے روانگی احمدیت کا بیج

مسلمانان سیرالیون کی خواہش تھی کہ میں اور ٹھہروں - مگر جہاز ۱۴ تاریخ کو قیمہ سے پہر روانہ ہوتا تھا اسلئے ٹھہرنا ممکن نہ تھا - جہاز ران کمپنی کے مینیجر نے پوری کوشش سے جہاز برو ٹو فسٹ کلاس میں انتظام کر دیا - اور میرے مہربان مسلمانان سیرالیون کی ایک جماعت مجھے تختہ جہاز پر چھوڑنے آئی - جزاہم اللہ

میری روانگی سے قبل اخویم خیر الدین نے جو کئی برس سے سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کرتے رہے ہیں - مگر بیعت کی تھی - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کا شرف حاصل کیا - اور اس طرح سیرالیون کا واحد اعلےٰ تعلیم یافتہ مسلمان احمدی ہو گیا - الحمد للہ - بہت سے اور نوجوان تیار ہیں جو اپنے وقت پر مسیح موعود کی فوج میں داخل ہو کر خدمت اسلام کرینگے - انشاء اللہ تعالیٰ - اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہاں کے لوگ خوب خدمت اسلام کرینگے - عیسائیت کی اشاعت اب تعلیم یافتہ گروہ میں بند ہو جائیگی - بلکہ مسیحی مسلمان ہوتے دکھینگے - (انشاء اللہ)

نیا جہاز برو ٹو اور ایک افسر کا اسلام

جہاز ابھی جیسر میں لورپول سے آیا تھا - ڈاک کا جہاز احد بو ساتے ہزار ٹن کا بڑا جہاز تھا - لیکن برو ٹو نسبتاً چھوٹا یعنی ۵ ہزار ٹن کا اور بار برداری کا جہاز ہے - خدا نے مجھے اسپر بہت آرام دیا ہے - کپتان مسٹر نیلسن بہت خلیق اور خندہ پیشانی والا انگریز ہے - مجھے نہایت عزت و آرام سے رکھا گیا - ایک یونانی سوداگر - ایک انگریز کیمبرج بی اے سپرنٹنڈنٹ آف ٹیکنکس اور خود کپتان زیر تبلیغ ہیں - افسر دوئم ہے جو نو زبانیں بولتے ہیں - اور علاوہ بحی نات بحری پاس کرنے کے سینیر کیمبرج ہیں - خدا کے فضل و کرم سے اسلام قبول کر لیا ہے - ان کا اسم گرامی اب احمد فرینک بوون (ahmad Frank Bowen) ہے - مسٹر احمد کو اُمید ہے - کہ انکی اہلیہ جو سپینش ہیں انشاء اللہ ضرور اسلام لے آئینگی - اسلئے انھوں نے اپنی بیوی کا نام "حنیفہ بوون" تجویز کیا - اور بچے کا نام مبارک بوون رکھوایا ہے - اللہ تعالیٰ استقامت بخشے - آمین ثم آمین ÷

دعا

مسافر ہندوستان سے ۹ ہزار میل دور گرو و تنہا نیز احباب کرام سے دعا کا خواستگار ہے ÷

محبوبیہ گرل اسکول حیدر آباد میں ڈراما

ہم نے یہ خبر دکیل ۲۵ مارچ میں نہایت افسوس کے ساتھ پڑھی کہ محبوبیہ گرل اسکول کے انعامات کی تقسیم کا جلسہ جب ہوا تو طالبات نے مرچنٹ آف وینس کے تماشے کا وہ منظر دکھلایا - جسمیں سُود خوار یہودی پر مقدمہ چلایا جاتا ہے - لڑکیوں سے ڈراما نہایت معیوب بات ہے ÷

انگلستان میں قانون طلاق

ویسٹ منسٹر چرچ ہاؤس میں چرچ آف انگلینڈ نیشنل اسمبلی کے اجلاسوں میں یہ مسئلہ درپیش تھا - کہ آیا طلاق صرف زناکاری کی صورت میں جائز ہے یا دنیائے حاضرہ میں زندگی بسر کرنے کے لئے مزید آسانیاں بہم پہنچائی جا سکتی ہیں یعنی آیا عیاشی - شراب نوشی یا کسی دوسرے جرم کو میاں بیوی کے لئے وجہ طلاق قرار دیا جا سکتا ہے - یا نہیں ÷

گو یہ تجویز فی الحال رک گئی ہے - لیکن پھر کسی وقت قانون طلاق دیوان خاص میں زیر بحث آئیگا - اور سرکار عالیہ کو طلاق کے متعلق قانوناً زیادہ مراعات منظور کرنی پڑینگی ÷ (دکیل ۲۹ مارچ)

ایک وہ وقت تھا کہ اسلام کے حکم طلاق پر ہنسی اڑائی جاتی تھی [illegible]

صرف ایک بات

مولوی عزیز بخش سے!

آپ ۳۰ مارچ کے اخبار پیغام صلح میں لکھتے ہیں :-

" جہاں جہاں آپ نے (حضرت مسیح موعود نے) اپنی نسبت نبی یا رسول کا لفظ استعمال فرمایا ہے اگر وہاں محدث سمجھ لیں - تو نہ کوئی تناقض واقع ہوتا ہے نہ ناسخ و منسوخ کے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں "

اسکے جواب میں عرض ہے کہ جو تناقض اور نسخ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی تحریر میں خود تسلیم فرما لیا ہے - اس کی نسبت آپ کا یہ دعویٰ کہ کوئی تناقض نہیں - کوئی عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا - آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ - ۱۵۰ ملاحظہ فرمائیں - حضرت مسیح موعود پر سوال ہوتا ہے - کہ تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷ پر لکھا ہے - کہ اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے - کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے - کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے - جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے اور ریویو صفحہ ۴۷۸ پر لکھا ہے کہ " خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا - جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے " پھر حضور لکھتے ہیں کہ خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونو عبارتوں میں تناقض ہے "

اسکے جواب میں حضور تحریر فرماتے ہیں - رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا - اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو - یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو گا - مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہوں - اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا "

پھر فرماتے ہیں " اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا - کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے - اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے - اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا - تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا

مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُسنے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔"

دیکھئے مولوی صاحب! آپ بھی الزام دیتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود کے کلام میں تناقض ثابت کرتے ہیں حالانکہ حضرت مسیح موعود خود تناقض تسلیم کرتے ہیں۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ تمام شان میں بڑھکر ہونا محض نبوت سے مخصوص ہے۔ یعنی کسی نبی سے تمام شان میں بڑھکر ہونے کا دعویٰ ایک نبی ہی کر سکتا ہے کوئی غیر نبی اس کا مجاز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو کسی نبی سے تمام شان میں بڑھکر قرار دے۔

تیسری بات یہ بھی معلوم ہو گئی۔ کہ تریاق القلوب کی تصنیف کے زمانہ میں حضور اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے تھے۔ مگر زمانہ حقیقۃ الوحی میں اپنے آپ کو نبی قرار دیتے تھے۔ اور یہ کہ اُمتی نبی کا مفہوم آپ کے نزدیک غیر نبی کا نہیں۔ ورنہ مسیح نبی اللہ سے تمام شان میں بڑھکر ہونے کا دعویٰ نہ فرماتے۔ کیونکہ ایک غیر نبی کسی صورت میں بھی ایک نبی اللہ سے فضیلت کلی کا مدعی نہیں ہو سکتا۔ اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ تریاق القلوب سے ثابت ہے۔ جہاں آپ فرماتے ہیں۔ کہ جزئی فضیلت غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔ اور حقیقۃ الوحی میں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ یہ فقرہ وہی ہے۔ بتارہا ہے کہ باوجودیکہ ایک امور فضیلت کے ظاہر ہونے کے آپ (مسیح موعود) مسیح بن مریم سے بکلی بڑھکر ہونے کا دعویٰ نہ کرتے تھے۔ تو اسلئے کہ غیر نبی کے لئے جائز نہیں کہ وہ نبی سے فضیلت کلی کا دعویٰ کرے۔ البتہ بعد میں جب خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح نازل ہوئی۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا تو باوجود ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی ہونے کے آپ اس عقیدہ پر قائم نہ رہے کہ میں غیر نبی ہوں۔ اور کہ میری فضیلت مسیح بن مریم پر جزئی ہے بلکہ تمام شان میں بڑھکر ہونے کا دعویٰ کیا۔

لفظ اوائل کا مفہوم بھی واضح ہو گیا۔ کہ یہ زمانہ تصنیف تریاق القلوب تک ممتد ہے۔ لہٰذا میں مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں:۔

کہ ہم تو حضرت مسیح موعود کے متبع ہیں خادم ہیں۔ ہم تو وہی کہتے ہیں۔ جو حضور نے فرمایا۔ حضور نے ارشاد کیا۔ کہ میرے اس کلام میں تناقض ہے۔ ہم نے کہا آمنا وصدقنا۔ حضور ۱۹۰۱ء سے پہلے کثرت مکالمہ مخاطبہ و کثرت اظہار امور غیبیہ کا نام محدث رکھتے تھے ہم نے تسلیم کیا۔ اسکے بعد حضور نے اس کا نام نبوت رکھا ہم اس پر ایمان لائے۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ اس طرح حضرت کو "پیچھے نبی" قرار دیا جاتا ہے میں کہتا ہوں۔ ہم اگر اپنی طرف سے کچھ کہیں۔ تو ہمیں الزام دیں۔ اگر بارہ برس تک باوجود وحی کے آپ اپنے کو مسیح موعود نہ سمجھے۔ اور مسیح کے آسمان پر سے آنے کے قائل رہے۔ اور آپ "پیچھے مسیح موعود" قرار دینے والے نہیں بنتے۔ تو ہم کیوں اتنی سی بات سے پیچھے نبی قرار دینے والے بنجائینگے۔ کہ پہلے ایک مفہوم کا نام حضور محدث رکھتے تھے۔ پھر نبی رکھنے لگے۔ اسی میں جواب ہے آپ کے اس اعتراض کا کہ محدث ہونے کا دعوےٰ تو خدا کے حکم سے کیا گیا تھا۔ کیونکہ جو اصل دعویٰ حضور کو تھا۔ وہ تو یہی ہے کہ آپ کثرت مکالمہ مخاطبہ و کثرت اظہار امور غیبیہ سے مشرف تھے۔ یہ دعویٰ ابتدا سے آخر تک ایک ہی رہا۔ اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ صرف اس مفہوم کا اصطلاحی نام رکھنے میں تبدیلی ہے۔ یعنی پہلے اسے محدث کہتے تھے۔ پھر اسے نبی فرمانے لگے۔ اور ۱۹۰۱ء کے بعد محدث کا لفظ چھوڑ دیا چنانچہ ایک غلطی کا ازالہ میں فرماتے ہیں:۔

"اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانیوالا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ پھر بتلاؤ کس نام سے اسکو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور کے درجے حضور کی شان کو لفظ محدث ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔ اسلئے یہ لفظ چھوڑ دیا۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ جہاں جہاں حضور نے لفظ نبی استعمال کیا ہے۔ وہاں محدث سمجھ لیں۔ حضرت کس طرح سمجھ لیں۔ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل دو حوالوں میں نبی کی بجائے محدث پڑھ دیں:

حوالہ اول "اس اُمت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو اُمتی بھی ہے اور نبی بھی۔" (حقیقۃ الوحی صہ ۲۸)

اب یہاں نبی کی بجائے محدث پڑھ کر اس عبارت کو بامعنی ثابت کیجئے۔ کیا وہ ہزارہا اولیاء محدث نہ تھے۔ کیا حضرت عمر محدث نہیں۔ تو پھر اسکے کیا معنے ہونگے۔ ایک وہ بھی ہوا جو اُمتی بھی ہے۔ اور محدث بھی"؟ کیا وہ ہزاروں اولیاء اُمتی نہیں تھے۔ کیا وہ محدث نہ تھے۔

حوالہ دوم "جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گذر چکے ہیں۔ انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے۔ اور وہ شرط انمیں پائی نہیں جاتی۔"

کیا آپ یہ عبارت یوں پڑھ سکتے ہیں کہ:۔

"محدث کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔"

اگر آپ ایسا پڑھینگے۔ تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ جس قدر اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں وہ محدث کہلانے کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی و کثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے۔ اور وہ انکے اولیاء میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہ آپ کے قول کے خلاف ہے۔ کیونکہ آپ تو اس اُمت میں بیسیوں سینکڑوں محدثوں کے قائل ہیں۔ جو کثرت مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہوئے۔

بالآخر مولوی عزیز بخش صاحب سے عرض ہے کہ وہ اس مضمون کے جواب میں لکھیں۔ تو اصل بحث سے ادھر اُدھر نہ جائیں۔ اور جوبات میں نے لکھی ہے۔ اسپر جرح کریں۔

(اکمل)

خطبہ جمعہ

مسیح موعودؑ کی غرض بعثت کو پورا کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸۔ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سورہ فاتحہ

تیرہ سو سال گذرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نے خدا کے حکم کے ماتحت اپنی اُمت کو ایک دُعا سکھائی ہی نہیں۔ بلکہ اس کے ہر بار پڑھنے کی تاکید کی۔ پھر معمولی تاکید نہیں۔ بلکہ روزانہ اس کے پڑھنے کو فرض کر دیا۔ اور سترہ دفعہ فرض کے علاوہ سنتوں اور نوافل میں بھی مقرر کیا۔ حتیٰ کہ یہ فرمایا کہ جو نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی۔ وہ شخص جس نے دُعا سکھائی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور وہ دُعا سورہ فاتحہ ہے۔ جو شخص نماز پڑھتا ہے۔ اسکو نماز کی ہر رکعت میں پڑھتا ہے۔ فرائض میں بھی۔ سنتوں اور نوافل میں بھی۔ قرآن کریم کی دیگر سورتوں کی نماز میں تلاوت بدلتی رہتی ہے۔ تسبیح و تحمید کے الفاظ بدلتے رہتے ہیں۔ اور دیگر دعائیں بدلتی رہتی ہیں۔ مگر ایک سورہ فاتحہ ہے۔ جو بدلتی نہیں۔ قرآن کریم کا کوئی حصہ نہیں۔ جو اس کی بجائے پڑھا جا سکے۔ اگر قرآن کریم سارے کا سارا پڑھا جائے۔ اور نماز میں فاتحہ کو چھوڑ دیا جائے۔ تو سارے قرآن کریم کا اس کی بجائے پڑھنا کافی نہیں۔ حالانکہ یہ کتنی مختصر سورۃ ہے۔ صرف سات آیتیں ہیں۔

سورہ فاتحہ کے مضامین

اب غور کرنا چاہیئے کہ کیا چیز ہے اسمیں جسکی بنا پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسقدر زور دیا ہے۔ سو یاد رہنا چاہیئے اس کا پہلا حصہ ثنا و حمد ہے۔ اور دوسرا حصہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کے طور پر ہے۔ حمد و ثنا بھی عام ہے اور دُعا بھی عام ہے۔ کوئی ضرورت اور کوئی حاجت نہیں۔ جو اس سے باہر ہو۔ لیکن سب سے زیادہ مستحق توجہ وہ بات ہے۔ جس کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ میں اشارہ فرمایا ہے۔ فرمایا کہ یہود و عیسائی بننے سے بچانے کے لئے ہے۔ گو ساری دنیا کے مطالب اس میں ہیں۔ مگر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اُمت محمدیہ میں یہودی و عیسائی نہ ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جو بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی تفسیر میں بیان فرمائی ہے۔ اسی کو سب سے اہمیت حاصل ہے۔ تبھی حضور نے خصوصاً اس بات کی تصریح فرمائی ۔

یہودی کی حقیقت

اب سوال ہوتا ہے کہ یہودی کیسے بنتے ہیں۔ خود لفظ یہودی تو بُرا نہیں۔ اسکے دو معنے ہوتے ہیں۔ اول یہوداہ کی نسل سے ہونے کی وجہ سے یہودی کہلاتے ہیں۔ اور یہ کوئی بُرا شخص نہ تھا۔ بلکہ یہوداہ وہ شخص تھا۔ جس کے ساتھ وعدے تھے۔ کہ اس کی نسل سے انبیاء آئینگے۔ پس یہ نسبت بُری نہیں۔

یہوداہ حضرت ابراہیم کے پڑوتے ہوتے ہیں۔ یہ بھی نہیں کہ وہ کوئی بُرے شخص ہوں۔ بلکہ ان کی ذات سے وعدے تھے۔ ابو جہل بھی حضرت ابراہیم کی نسل سے تھا۔ مگر وہ بد عمل اور نالائق انسان تھا۔ اسلئے باوجود نسل ابراہیم ہونے کے آج کوئی شخص ابو جہل کی اولاد سے کہلانے کو پسند نہیں کرتا۔ بلکہ اس کو گالی خیال کرتا ہے ۔

دوسرے یہودی کے معنے ہدایت یافتہ کے ہوتے ہیں۔ اور ہدایت یافتہ ہونا بھی بُرا نہیں۔ اگر یہودی سے مراد وہ قوم لی جائے۔ جنہوں نے حضرت موسیٰ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے انعام پائے۔ یہ بھی بُری بات نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ فرمایا کہ مومنین کو اور امت محمدیہ کو وہ انعامات ملینگے۔ جو یہودیوں نے پائے تھے۔ پس ان میں سے کوئی بات بھی بُری نہیں جس کی وجہ سے یہ کہا گیا ہو۔ اس سے یہی مراد ہے۔ کہ وہ یہودی جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ کا انکار و مخالفت کی ہم ایسے نہ ہوں ۔

عیسائی کی حقیقت

اسی طرح عیسائی بھی بُرے نہ تھے قرآن کریم حواریوں کی تعریف کرتا اور مومنوں کو تاکید کرتا ہے۔ کہ انکی پیروی کریں۔ اگرچہ انجیل ان کے متعلق کہتی ہے۔ کہ ضرورت کیوقت وہ مسیح سے الگ ہو گئے تھے۔ مگر قرآن کریم ان کی تعریف کرتا ہے پس اس سے مراد وہ عیسائی ہیں۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں غلو کیا۔ اور ان کی طرف وہ صفات منسوب کیں۔ جو خدا سے مختص ہیں۔ مثلاً پیدا کرنا۔ زندہ کرنا۔ پس انہی عیسائیوں کے ایسے بننے سے بچنے کے لئے دُعا سکھائی گئی ہے ۔

مسیح موعودؑ کی آمد مسلمانوں کی حالت

اب سوال ہوتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں بھی ایک مسیح آیا۔ جنہوں نے اس کا انکار کیا وہ غضب الٰہی کے مستحق ٹھہرے۔ اور اسی طرح جنہوں نے مسلمانوں میں سے مسیح ناصری کی شان میں غلو کیا۔ اور اسکو زندہ آسمان پر چڑھایا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تجویز کیا۔ کہ وہ مر گئے۔ اور زمین کے نیچے مدفون ہیں۔ اور وہ خوش ہوتے ہیں۔ اگر کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ ایک حقیقت کا انکار کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی حضرت مسیح کے متعلق کہدے کہ وہ فوت ہو گیا تو ان کے مُنہ میں غصہ سے جھاگ آجاتی ہے۔ اور وہ جس بات میں رسول کریم کی ہتک نہیں۔ خیال کرتے ہیں کہ مسیح کی ہتک ہو گئی ۔

مسیح موعودؑ کے انکار کا اثر

پس اب سوال ہوتا ہے۔ کہ آنیوالے مسیح کا انکار کرنا خدا کے نزدیک بڑی ہی بُری بات ہوگی۔ جس سے بچنے کی تیرہ سو برس سے دُعا کی جا رہی ہے۔ اور اس کا ماننا بہت ہی بڑے اہتمام کا موجب ہوگا۔ پس یہ زور دینا اور اہمیت دینا بتاتا ہے۔ کہ یہ خاص ہی بات ہے۔ اور بڑی ہی اہم ہے اگر کوئی خاص بات نہ ہو۔ تو یہ زور دینا بے معنی ہو جاتا ہے۔

اس دُعا کی حکمت

اب میں اپنی جماعت سے پوچھتا ہوں کہ یہ دُعا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی کرتے تھے اور ابوبکر رضہ بھی یہی دُعا کرتے تھے۔ عمر بھی مانگتے تھے۔ عثمان رضہ و علی رضہ بھی مانگتے تھے۔ اور دیگر مجددین

امت بھی یہ دعا مانگتے تھے - اور دیگر صلحاء امت بھی یہی دعا کیا کرتے تھے - اس دعا پر اتنا زور دینا کوئی خاص حکمت ضرور رکھتا ہوگا - اگر یہ بات نہ ہو - تو یہ دعا اکارت جاتی ہے - اور یہ کوشش اور اہتمام لغو معلوم ہوتا ہے -

بے شک ہر ایک بات کے کئی پہلو ہوتے ہیں - اور کسی امر کو کئی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جاتا ہے - یہ سچ ہے کہ یہ بھی بڑی بات ہے - کہ ایک شخص ایک خدا کے مامور کو ماننے والا ہے - اور ایک اس کا منکر ہے - نہ ماننے والے کافر کہلائینگے اور ماننے والے مومن - جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں بتایا تھا - کہ جب مکہ فتح ہوا - اور مال غنیمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے نومسلموں میں تقسیم کیا - تو انصار میں سے بعض نوجوانوں کی زبان سے نکل گیا - کہ تلواروں سے ہماری خون ٹپکتا رہا ہے - مال لے گئے مکہ والے - جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا - تو آپ نے انصار کو طلب کیا - اور ان سے پوچھا - انہوں نے عرض کیا - حضور بعض نادان نوجوانوں کی زبان سے نکلا ہے - آپ نے فرمایا کہ اے انصار بے شک تم یہ کہہ سکتے ہو - کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اکیلا تھا - مکہ والوں نے اس کو نکال دیا - اور ہم نے اس کو جگہ دی - اور فتحمند ہو کر مال اس نے مکہ والوں کو دیا - اور ہمیں کچھ نہ دیا - اور اے انصار دوسری طرف تم یہ بھی کہہ سکتے ہو - کہ جب مکہ والے اونٹ لے گئے ہم خدا کے رسول کو لے کر اپنے گھروں میں لوٹے - پس کئی نقطۂ نگاہ ہوتے ہیں - ایک نقطۂ نگاہ سے تو یہ کہہ سکتے ہیں - کہ خدا کا ایک مامور آیا دنیا نے اس کو نہ مانا - لیکن چند لوگوں نے اس کو مانا - اور دنیا کی مخالفت کو اپنے سر لیا - اور ہر قسم کی تکلیفوں اور ذلتوں کو اس کے لئے برداشت کیا - اس لئے ایسے شخص کے مومن ہونے میں کیا شک ہے - اور اسی طرح ایک شخص خدا کی نعمت کو رد کرتا - اور فضل کو ٹھکراتا ہے - اور اس کے رحمت کے دروازے کو بند کرتا ہے - وہ مومن کیسے کہلا سکتا ہے - لیکن یہ ایک نقطۂ نگاہ ہے - اور بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی - بلکہ یہ دعا بہت بڑی دعا ہے - اور کوئی بہت بڑا مقصد ہے - جس کے حصول کے لئے یہ دعا کی جاتی ہے ورنہ اگر ماننا اور نہ ماننا ہی ہوتا - تو یہ کوئی بڑی بات نہیں - مان گئے تو کیا ہوا - اور نہ مانے تو کیا ہوتا - وہ کوئی خاص پیغام لائے ہیں - جس کے قبول کرنیوالے کے لئے انعام ہے - اور منکروں کے لئے لعنت ہے -

کیا ہم مسیح موعود کی غرض بعثت کو پورا کر رہے ہیں

پس ہم سے ہر ایک کو اپنے کو ٹٹولنا چاہیئے - اور تلاش کرنا چاہیئے - کہ ہم میں وہ بات ہے کہ نہیں - جو مسیح موعود کی غرض بعثت ہے - اور جس کے ماننے پر انعام اور نہ ماننے پر سزا ہے اگر ہم میں وہ بات نہیں - تو یہ دعا نعوذ باللہ اکارت گئی - جو تیرہ سو برس سے مانگی جا رہی ہے - اور آئندہ قیامت تک مانگی جاتی رہیگی - جس کا مطلب ہوگا - کہ خدایا ہمیں مسیح موعود کا جو آچکا ماننے والا بنا - اور جو اس کے منکر ہیں - اور ضال ہیں ان میں سے نہ بنا - پس ہمیں وہ امتیاز حاصل کرنا چاہیئے - اگر ہم میں وہ خاص بات ہے - تو ہم مبارک ہیں - اور اگر کسی قدر ہے تو اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے - اور اگر نہیں - تو اس کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے -

پس میں نصیحت کرتا ہوں - کہ مسیح موعود کو ماننے والوں کو اپنے آپ میں دوسروں سے امتیاز پیدا کرنا چاہیئے - اور جس کو دشمن بھی دیکھ کر ماننے کے لئے مجبور ہو - وہ دیکھیں - کہ ہم اپنے عقاید میں اعمال میں - اخلاق میں عبادت وروحانیت میں معاملات قرابت ولین دین میں رشتہ داروں کے ساتھ سلوک میں کچھ امتیاز رکھتے ہیں - اگر وہ چیز ہمیں مل گئی - تو ہم مبارک اور اگر نہیں تو ہمیں اس کی تلاش کرنے کی فکر کرنی چاہیئے - اللہ تعالےٰ سب کو توفیق دے - کہ ہم مسیح موعود کی غرض بعثت کو سمجھیں اور اس غرض کو حاصل کریں - اور ان امور کو قایم کریں - اور اپنی نسلوں تک اور وہ اپنی نسلوں تک اور اسی طرح ایک بڑے سلسلہ تک ہم اس کو پہنچائیں

آمین

اعلانات امور عامہ

(۱)

ہمارے پاس بعض ایسے احمدی دوستوں کے ملازمت کے لئے درخواستیں آئی ہوئی ہیں - جو پہلے چرم کی فرموں میں ملازمت کر چکے ہیں - حساب کتاب وغیرہ کے کام میں اچھے ماہر ہیں - مڈل تک تعلیم ہے -

ایسے آدمیوں کی اگر ہمارے احمدی تجار و ٹھیکیداران کو ضرورت ہو - تو وہ امور عامہ سے خط و کتابت فرماویں - والسلام

(۲)

چاوہ سیٹلمنٹ کیلئے دو وارڈروں کی ضرورت ہے تنخواہ دس روپیہ اور الاونس اڑھائی روپیہ کل عہ/۸ر ماہوار ملینگے - تنخواہ گورنمنٹ سے ملیگی جو صاحب پلٹن یا پولیس میں رہ چکے ہوں - اور پنشن یافتہ ہوں وہ بھی درخواست کر سکتے ہیں - احمدی کو ترجیح دیجاویگی جو صاحب یہاں ملازمت کرنا چاہیں - بہت جلد امور عامہ میں درخواست بھیجدیں - والسلام

(۳)

ہمارے چند احمدی موٹر ڈرائیوری کے کام سے واقف بیکار ہیں - کسی احمدی بھائی کو اگر کسی موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہو - یا کہیں ملازم کرا سکتا ہے - تو براہ مہربانی مجھے اطلاع دیں - والسلام

(۴)

ایک لڑکا جس کا نام ثناء اللہ ولد نواب قوم جٹ سکنہ گٹھالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ عمر تقریباً بیس ۲۰ بائیس ۲۲ سال قد درمیانہ - کسی قدر لمبا - رنگ گندم نما - منہ موٹا سامنے کا ایک دانت گھسا ہوا - ایک پنڈلی پر داغ پھوڑا عرصہ چار سال سے کہیں چلا گیا ہے - پہلے گوجرانوالہ میں پڑھتا تھا - اب کوئی پتہ نہیں - احمدی برادران کی خدمت میں عرض ہے - کہ اس حلیہ کا لڑکا اپنی اپنی جگہ تلاش کریں - اگر کسی کو پتہ لگے - فوراً دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں - اور ہمارے جواب آنے تک اسے اپنے پاس ٹھہرائیں - والسلام

ناظر امور عامہ

لڑکوں کو دین کیلئے وقف کرو

اسلام کی اشاعت کیلئے جہاں اس وقت مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ وہاں ان لوگوں کی بھی ضرورت ہے۔ جو اپنے بچوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے واقف کرانیکے لئے وقف کریں۔ کیونکہ اگر مال ہو۔ اور اسلام کے مغز سے واقف کار لوگ نہ ہوں۔ تو اشاعت بالکل ناممکن ہے۔

بچوں کو دین کے لئے وقف کرنے کے متعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی اس تقریر سے جو حضور نے گذشتہ ایام میں مجلس مشاورت میں فرمائی تھی چند فقرات درج کرتا ہوں۔ تاکہ احباب پر اس کی ضرورت و اہمیت واضح ہو جائے۔ اور تا احمدی جماعت اپنے امام کے منشاء کو معلوم کر کے اس کو جلد پورا کرنے کی طرف متوجہ ہو۔ اور وہ یہ ہیں۔

"حضرت خلیفۃ المسیح نے لڑکوں کو دین کے لئے وقف کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں کئی دفعہ اس کے متعلق تحریک کر چکا ہوں۔ اس کے متعلق کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں دوسروں کے بچوں کو ایسی جگہ لے جانا چاہتا ہوں جہاں اپنے بچوں کو لے جانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ بلکہ میں اپنے بچوں کی تربیت اسی رنگ میں کر رہا ہوں۔ کہ وہ دین کی خدمت کے لئے تیار ہوں۔ بڑے لڑکے کو قرآن حفظ کرا رہا ہوں۔ اور چھوٹا بچہ جو ابھی بہت چھوٹا ہے یوں قرآن پڑھ رہا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں کس رنگ میں اپنے بچوں کی تربیت کر رہا ہوں اور کس کام کے لئے انہیں تیار کر رہا ہوں۔

تو دین کے لئے زندگی وقف کرنا کوئی ایسی بات نہیں جو دوسروں سے کرانا چاہتا ہوں۔ اور خود کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میں تو ایسی اولاد کو جو دین کی خادم نہ ہو۔ اور دین کی خدمت نہ کرے۔ نعمت نہیں بلکہ لعنت سمجھتا۔ اور خدا کی لعنت سے پناہ مانگتا ہوں

مجھے تو اس وقت جبکہ کوئی ایسی بات پیش آتی ہے کہ فلاں جگہ مشکلات اور خطرات ہیں۔ وہاں کوئی مبلغ جانیوالا نہیں ملتا۔ تو یہ خیال آیا کرتا ہے۔ کاش میرا کوئی جوان بچہ ہوتا۔ اور میں اسے وہاں بھیجتا۔ پھر اگر اس کے خدا کی راہ میں مارے جانے کی خبر آتی۔ تو دوسرے کو بھیجتا۔ اسی طرح سب کو بھیجدیتا۔

پس میں دوسروں کے لئے وہ تحریک نہیں کرتا۔ جو خود اپنی اولاد کیلئے پسند نہیں کرتا۔ اس لئے زندگی وقف کرنے والوں کا حوصلہ بڑھانا چاہیئے۔ اور دوسروں کو اس بات کی تحریک کرنی چاہیئے۔"

ان الفاظ سے احباب کو معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بچوں کو دینی تعلیم دلانے کے کس قدر خواہاں ہیں۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے امام کی پیروی کر کے اپنے بچوں کو دینی تعلیم حاصل کرانے کیلئے مدرسہ احمدیہ میں فوراً بھیجدیں کم از کم بچہ چوتھی پرائمری پاس ہو۔ نئے سال کی پڑھائی دس تاریخ سے شروع ہو گئی ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے مدرسہ ہمارے بچوں کو روانہ فرماویں۔ والسلام

خاکسار عبدالرحمٰن مصری۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

عطاء اللہ امرتسری کو حدیث کا حوالہ مل گیا

گذشتہ ماہ اپریل کا ذکر ہے۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح اسلام کی صداقت بمقابلہ عیسائیت پر تقریر فرما رہے تھے تو سید عطاء اللہ شاہ نے اپنی شورش پسند مفسدہ پرداز طبیعت سے مجبور ہو کر لیکچر روکنے کی کوشش کی اور حوالہ حوالہ صفحہ صفحہ سطر سطر کی صدائے ہنگام بلند کی۔ چونکہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ خدا تعالےٰ نے اس شخص کو عملی طور پر حدیث کا مضمون سمجھانا چاہا۔ کہ واقعی میں اللہ تعالےٰ کو اپنے خاص بندے ایسے پیارے ہوتے ہیں جیسے ماں کو اپنا بچہ اور وہ اطفال اللہ کہلاتے ہیں جب کوئی انکے مقابل پر اٹھتا ہے و بغض و عناد دکھاتا ہے۔ تو ضرور سزا پاتا ہے۔ من عادیٰ لی ولیا فاذنتہ للحرب۔ چنانچہ ابھی پورا سال بھی نہیں گذرا۔ خدائے غیور نے اپنے بندے کے لئے غیرت دکھائی اور سید عطاء اللہ کو حکومت وقت نے اپنے مبنی بر انصاف حکم کیساتھ تین سال کیلئے جیل میں بھیجدیا جو اس دنیا میں جہنم ہے۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب او کذب بالصدق اذ جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکفرین۔ م ل

ماہ اپریل کا تشحیذ

ماہ مارچ کا تشحیذ جس میں ختم نبوت پر مباحثہ از روئے قرآن و حدیث مابین سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل و حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ درج تھا۔ ختم ہو چکا ہے اور بعض احباب کو شکایت ہے۔ کہ ہمیں یہ پرچہ کیوں نہیں ملتا۔ میں عرض کرتا ہوں۔ آپ کیوں اپنے نام یہ رسالہ جاری نہیں کرا لیتے۔ کیونکہ اس کے تو ہر ایک پرچے میں کوئی نہ کوئی ایسا کارآمد مضمون ہوتا ہے۔ جو اپنے مکمل حوالوں کے لحاظ سے مستقل تصنیف کا حکم رکھے۔ پس بجائے کسی خاص رسالہ کی ڈبل قیمت دینے کے یہ سہل ہے۔ کہ آپ ۲ ماہوار خرچ کر کے اپنے نام رسالہ مستقل طور پر جاری کرا لیں۔ اپریل کے رسالہ میں ایک مضمون حقیقت وید پر ہے جو آریہ سماج پر اتمام حجت کرتا ہے۔ اور احسانات مسیح موعود جو ہندوؤں پر سکھوں پر مسلمانوں پر احمدیوں پر گنائے گئے ہیں۔ حکیم خلیل احمد صاحب کی عاشقانہ زبان نہایت ہی لطف دیتی ہے۔ تحفہ کبیر میں شیعہ مجتہدین کے دستخطوں کے عکس مسئلہ وفات مسیح پر دکھلائے گئے ہیں۔

مینیجر تشحیذ قادیان

اشد ضرورت

بغداد کیلئے مندرجہ ذیل کام سے واقف لوگوں کی ضرورت ہے۔ اکونٹنٹ۔ ٹائپ سٹ۔ ہیڈ کلرک۔ کلرک جو صاحب اپنے آپ کو ان اسامیوں کے قابل سمجھتے ہوں بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں بمعہ نقول سارٹیفکیٹ بنام

Chief Engineare works,
Dizeetrate Baghdad,
Mesopotamian.

لکھ کر امور عامہ میں بھیجدیں۔ ان اسامیوں کا اہل اگر کوئی انٹرنس فیل ہو۔ وہ بھی درخواست کر سکتا ہے۔ والسلام

ناظر امور عامہ

خطبۂ نکاح

(۱)

ایک کنوارے لڑکے کیلئے جو جوان عمر اور مدرسہ احمدیہ کا مدرس ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت چوہدری محمد حسین محاسب انجمن احمدیہ سیالکوٹ

(۲)

عمر تیس سال قوم جٹ کاہلو۔ تجارت پیشہ ۵۵/۲ کا رہنے والا اب تک شادی نہیں ہوئی۔ رشتہ کا خواہشمند ہے۔ قومیت کا کوئی لحاظ نہیں۔ دیندار عورت ہو۔ خط و کتابت بنام نبی بخش احمدی ۵۵/۲ ڈاکخانہ اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری۔

(۳)

عمر ۲۲ سال۔ قوم جٹ وینس۔ پیشہ طبابت۔ ملکیت ۶۰ بیگہ رشتہ کا خواہشمند۔ خط و کتابت معرفت مینجر الفضل